



السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Page/Social Media Writers .Official](https://www.facebook.com/OfficialSocialMediaWriters)

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.facebook.com/KitabNagri)

samiyach02@gmail.com

بے درد دنیا کی مسافر

از بشری راشد



میری مٹی دیکھ کے مٹی کو بس مٹی مٹی کرتی ہے۔۔

!دل چاہتا ہے اس بار اس مٹی اندر مٹ جاؤں

میں یہ نکاح نہیں کرونگی میں پہلے ہی بتا رہی ہوں میں آپ کے جرم کی خاطر اپنی زندگی قربان نہیں کرونگی۔ کمرے میں فقط ماورا کے چیخنے کی آوازیو آرہیں تھیں وہ رو رہی تھی چلا رہی تھی اپنے حق کیلئے بولنا چاہ رہی تھی لیکن کمرے کے عین وسط میں کھڑا ماورا کا باپ ہر احساس سے عاری تھا۔

باہر معیز ماورا کی حامی کے انتظار میں بے حسی سے کھڑا تھا۔ نکاح خواں آچکا تھا بس ماورا کی حامی کا انتظار تھا وہ آخری کوشش کر رہی تھی جو اسے بے اثر محسوس ہو رہی تھی۔ چند منٹ گزرے تو مولوی صاحب بھی تشریف لے آئے اسکا باپ پستول لے کر ماورا کے سر پر آکھڑا ہوا اگر تم نے یہ نکاح نہیں کیا تو میں تمہیں ٹھیک اسی طرح مار دوں گا جس طرح میں نے راشد صاحب کو مارا تھا۔

ماورا کو اس وقت اپنا باپ کسی جلاد سے مشابہت لگتا ہوا لگا تھا۔ وہ راضی ہوگئی تھی۔ وہ مسلسل اسے قائل کر رہا تھا ابھی بھی اس کے ٹھنڈے پڑتے وجود کو اس کے باپ کی آوازیں آرہیں تھیں کہ لوگ اپنے باپ کیلئے کیا کیا نہیں کرتے۔۔۔ اگر آج معیز مجھے معاف نہ کرتا تو زبدہ نہ کھڑا ہوتا یہاں لیکن ماورا کا شکوہ لبوں پر ہی ٹھہر گیا کہ ہر وقت ایک لڑکی ہی کیوں قربانی دیتی ہے۔۔۔ اسکے دل میں سوال تھا کہ آخر اکلوتی اولاد سے صرف اسلئے نفرت ہے کہ وہ لڑکی ہے لڑکا نہیں وہ چاہتی تھی کہ پوچھے اپنے باپ سے کہ اگر اسکی جگہ کوئی بیٹا ہوتا تو کیا کرتے اس کے ساتھ؟

چند ہی منٹوں میں وہ ماورا مرتضیٰ سے ماورا معیز بن گئی تھی جس کی معیز کے دل میں زرہ بھر بھی وقعت نہیں تھی۔ یہ چند منٹ اسکی زندگی پر روگ لگا گئے تھے۔

مرتضیٰ یعنی ماورا کہ باپ نے معیز کے باپ خاور صاحب کا قتل کیا تھا وجہ مخفی تھی۔۔۔ اس نے معیز کے آگے ہاتھ پیر جوڑے تھے کہ پھانسی مت دلوائے بدلے میں بیٹی لے لو میری اور معیز نا جانے کیوں اس بات پر قائل ہو گیا تھا جبکہ گھر میں اور کوئی اس بات پر راضی نہیں تھا۔

معیز النی والدہ کے کمرے میں کھڑا تھا ماورا سمیت۔۔ بیڈ پر اسکی والدہ فالج کے زیر اثر لیٹی ہوئی یں تھیں جو شوہر کی اچانک قتل سے ہوا تھا رشیفہ بیگم بے سدھ پڑی تھیں جبکہ معیز کی خالہ حفصہ بیگم ان کے برابر میں بیٹھی تھیں اور معیز کی اکلوتی بہن حیا کرسی پر براجمان نفرت سے ماورا کو دیکھ رہی تھی۔ بھائی آپکو معاف نہیں کرنا چاہیے تھا اس کے باپ کو یہ اچھا نہیں کیا آپ نے۔۔ حیا نے کہا۔ دیکھو حیا امی کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے ایسے میں پولیس کچہری کے چکر مناسب نہیں تھے اور ویسے بھی ایک ملازمہ کی ضرورت تھی امی کے لیئے تاکہ وہ دن رست ان کے ساتھ لگی رہے وہ پوری ہو جائے گی مفت میں۔ لیکن بیٹا ایسے مجرموں کو معاف کر کے کیسے دندناتا چھوڑ سکتے ہو تم خالہ بولیں۔ دیکھیں خالہ میں نے اس شرط پر معاف کیا ہے کہ آئی ندہ وہ کراچی میں نظر بھی نہ آئے۔ اسلام علیکم ماورا نے سلام کیا جس پر سب کا حلق تک کڑوا ہو گیا اچھا تو تم ہو وہ بد ذات جس کی وجہ سے میری بہن آج اس حالت میں ہے خالہ طیش میں بولا حیا بولی دل تو چاہ رہا ہے کہ یہیں زمین میں گاڑ دوں تمہیں چڑیل کہیں کی۔ وہ ماورا کو دھکا دیتی ہوئی باہر نکل گئی۔ ہاں تو ماورا صاحبہ یہ میری ماں ہے جو بیڈ پر اس حالت میں تمہارے باپ کی وجہ سے لیٹی ہیں تمہیں دن رات انکے خدمت کرنی ہے زرا سی بھی کوتاہی برداشت نہیں کرونگا۔ یہ میری خالہ ہیں اور یہ میری چھوٹی بہن معیز نے قہر آلود انداز میں سب کا رتعارف کرایا۔ شکل گم کرو اپنی یہاں سے حفصہ بیگم طیج میں چیخی تھیں۔ وہ بے چاری سہم کر کمرے سے باہر نکل آئی۔

یہ تم کچن میں کیا کر رہی ہو اپنی نحوست پھیلانے یہاں بھی چلی آئی یں حیا دھاڑی۔ نہیں وہ تو میں آنٹی کیلئے چائے بنانے آئی ہوں۔ او بی بی بھاگو یہاں سے ہمارے پاس تم سے زیادہ صاف

ستھری ماسیاہیں آئی ندہ مت نظر آنا اپنا وجود لے کر یہاں حیا نے ایک طرف دھکا دیا ماورا کو ایک آنسو چھلک پڑا اور آنکھیں خشک ہو گئی ہیں درد سو گیا وہ عادی ہونے کی کعشش کر رہی تھی کیونکہ اور کوئی چارہ نہیں تھا ماورا کی ایک پڑوسن تھی جس سے وہ نخرے اٹھوایا کرتی تھی کیونکہ ماورا کہ پیدا ہونے کے بعد ماں لاپتہ ہو گئی تھی اور باپ کو اس سے کوئی انسیت نہیں تھی صرف ماورا اسکیلٹیے اس کام کی تھی کے گھروں میں بطور ماسی بن کر پیسہ کمادیا کرتی تھی جبکہ اسکی پڑوسن کو معصوم سی ماورا پر بے حد ترس آتا تھا اسلٹیے جہاں وہ اپنے پانچ بچوں پال رہی تھیں وہیں ماورا کے بھی نخرے اٹھا لیا کرتی تھیں اسکو اماں بیپرٹوسن بہت یاد آئی ہیں۔

ماسی نے چائے لاکے ماورا کو تھمادی تو جلدی میں کپ چھلک گیا اور چائے چادر پر گر گئی خالی طیش میں آگئی ہیں پہلے تو ایک تھپڑ رسید کیا اور پھر چائے اٹھا کر اسکے ہاتھ پر گرا دی ایک بلند چیخ سنائی دی ماورا کا وجود کانپ رہا تھا وہ ضبط کر رہی تھی۔

اسے یاد آیا کہ اماں بی ہوتیں تو انسے جاکہ لپٹ جاتی لیکن وہاں تو نفرت ہی نفرت کا پہرہ تھا آواز سن کر حیا اور معیز کمرے میں آئے حیا مسکرا رہی تھی جبکہ معیز کا چہرہ سپاٹ تھا اسے اس سب سے کوئی فرق نہیں پڑ رہا تھا۔ ماورا کو ان سب میں معیز ہی اپنا لگا تھا آخر اس سے نکاح کے بندھن میں جو بندھی تھی وہ روتے ہوئے معیز کے پیچھے جا کھڑی ہوئی تھی کیونکہ خالہ کسی جلاد کی طرح اس پر تابڑ توڑ حملے کر رہیں تھیں۔

دیکھو زرا بڑی چالاک لڑکی ہے میرے معیز پر ڈورے ڈال رہی ہے خالی چلائی ہیں۔ میں کیوں ڈورے ڈالونگی میرے شوہر ہیں یہ ماورا چپ نہ رہ سکی ایک زناٹے دار تھپڑ ماورا کہ منہ پر پڑا جو

کہ معیز نے مارا تھا وہ بے یقینی سے کھڑی تھی۔ آئی ندہ مجھے اپنی ملکیت سمجھنے سے گریز کرنا میرا تم سے کوئی رچتہ نہیں ہے جاہل عورت۔ معیز چیخا تھا۔ جبکہ بیڈ پر پڑی معیز کی ماں سے یہ جہالت بالکل برداشت نہیں ہوئی تھی۔

ماورا کو ایک ہفتے میں یہ اندازہ ہو گیا تھا کہ رشیدہ بیگم کو ماورا سے ہمدردی ہے باوجود اسکے کہ وہ اس کے شوہر کی قاتل کی بیٹی تھی۔

اسنے ماں کی شفقت نہیں دیکھی تھی اسلیے انکی زرا سی مسکراہٹ سے وہ خوش ہو جاتی اور پھر خالہ اور حیا کا رویہ اسے برا نہیں لگتا تھا۔

ماورا معیز کے تھوڑے بہت کام کرنے لگ گئی تھی جیسے کپڑے استری کرنا کھانا دینا ناشتہ بنانا وغیرہ اسے لگ رہا تھا کہ معیز ٹھیک ہو جائے گا اور حیا کے بھی کام کرنے لگ گئی تھی تاکہ اسکا بھی رویہ ٹھیک ہو دے کیونکہ جو بھی تھا اس قتل میں ماورا کا کوئی قصور نہیں تھا۔ معیز کے دل میں ہمدردی پیدا ہونے لگ گئی تھی کہ کتنی عجیب قسمت ہے اس لڑکی کی بھی نہ بھائی ہے نہ بہن نہ ماں نہ کوئی اور رشتہ ایک باپ ہی تھا اس نے بھی کس بے دردی سے اپنے کئی بے گئے جرم میں بیٹی کو پھنسا دیا وہ لعنت بھیج رہا تھا ایسی سوچ پر ماورا رشیدہ بیگم کو کھانا وغیرہ کھلا کر نیچے زمین پر چادر اڑے لیٹی ہوئی تھی وہ سوتے ہوئے بہت بعصوم لگ رہی تھی معیز نے پہلی دفعہ اس پر غور کیا تھا وہ بہت خوبصورت تھی بھوری بال جنکی چوٹی گندی ہوئی تھی اور بڑی بڑی آنکھیں جن پر لمبی پلکیں نازک سی اسکے چہرے پر گر رہی تھیں وہ سو رہی تھی خالہ کو گئے ہوئے ہفتہ بھر ہو گیا تھا اور کسے حد تک سب کے رویوں میں نرمی آگئی تھی۔

حیا کو معیز نے ماورا کی بے بسی کے بارے میں سمجھایا تھا وہ بھی کسی حد تک قبول کرنے لگ گئی تھی ماورا کو لیکن کبھی کبھی لائی ان سے ہٹ جاتی تھی وہ بھی جبکہ رشیدہ بیگم پورے طور پر ماورا کے ساتھ تھیں انکو الگ ہی انسیت تھی اس سے وہ اس کو سکھاتی تھیں کہ حیا چھوٹی ہے ٹھیک ہو جائی گی اور معیز سے نکاح ہوا ہے تمہارا اسکے دل میں گھر کرنے کی جوشش کرہ مجھے اپنی تربیت پر بھروسہ ہے کہ وہ تلخی تنگدلی دے گا لیکن حفصہ کے رویے کی معافی مانگتی ہوں تم سے اس کے ساتھ مجھ سے اور میرے شوہر سے ایک زیادتی ہوگئی تھی جس کی وجہ سے وہ سائی کی طرف چلی گئی ہے اس کا اپنا بوتیک ہے پچھلے ۲۰ سالوں سے۔ ماورا پوری توجہ کے ساتھ خالہ کے بارے میں سنتی رہی رشیدہ بیگم نے مزید بتایا کہ حفصہ کی شادی جب ہوئی تھی تب میرا دیور یعنی کے معیز کے چچا کو حفصہ پسند آگئی تھی اس نے کہا تھا کہ اسکو طلاق دلو او کسی بھی طرح اور مجھ سے شادی کرو او ورنہ بھائی بھی اپنی بیوی کو طلاق دیں یعنی کے مجھے ماورا یقین کرو ان دنوں میں پل پل مرتی اور جیتی تھی میری گود میں معیز تین سال کا تھا اور طلاق کی باتیں ہو رہیں تھیں میری بہن خوش تو تھی لیکن جہاں اسکی شادی کی تھی وہاں خوشحالی نہیں تھی جتنی یہاں تھی اسلئے وہ طلاق پر راضی ہوگئی حفصہ کی عقل گھانس چرنے چلی گئی تھی تبھی شادی کے دو سال بعد اپنی ننھی سی بچی کو بھی چھوڑ چھاڑ یہاں آ بیٹھی جبکہ مرد کی فطرت کو کون جانتا ہے یہاں میرا دیور کسی اور کہ چکر میں پڑ گیا اور اس سے دستبرداری ثابت کردی اور حفصہ کو رلنے کیلئے چھوڑ دیا۔ وہ رکیں

لیکن اس میں آپ کی اور معیز کے ابا کی زیادتی تو نہیں ہے خالہ پر ماورا بولی۔

بیٹا حفصہ یہی کہتی ہے کہ آپا آپ خود غرض ہو گئی ہیں تھیں آپ کو طلاق کا کہا تو ڈر گئی ہیں اپنا بچہ عزیز ہو گیا اور بہن یاد نہ رہی اور میری طلاق کرادی دولت کا جھانسنہ دے کر اور زندگی تباہ کردی۔ رشیدہ بیگم رونے لگی تھیں۔ امی مت روئی میں ماورا بے اختیاری میں امی کہہ گئی تھی۔ انہوں نے فرطِ محبت سے اسے گلے لگا لیا۔ بیٹا مجھے معاف کر دو میں تمہارے لئے تکلیف کا باعث بنتی ہوں وہ بولیں۔ ارے نہیں میں اپنی خوشی سے آپکے کام کرتی ہوں مجھے آپ میری ماں کی طرح لگتی ہیں۔

آج ایک ہفتے بعد خالہ کی واپسی ہوئی تھی انہوں نے آتے ہی سب کے رویے میں ماورا کیلئے یہ تبدیلی دیکھی تو جل گئی آج خالہ کو اپنی برسوں پرانی بیٹی یاد آئی تھی ان کے دماغ میں یہی چل رہا تھا کہ میری بیٹی بھی ۱۸ سال کی ہوگی جتنی ماورا ہے پتہ نہیں کس حال میں ہوگی بے چاری وہ اچانک سے پاگل پن کی طرف جانے لگاتی تھیں اور ابھی بھی یہی ہوا تھا وہ کمرے میں آئی ہیں اور ماورا سے پانی منگوایا وہ پانی لائی زرا سا چھلکا پانی اور ماورا کی شامت آگئی جاہل عورت بھاگ یہاں سے سمجھتی کیا ہے خود کو دو ٹکے کی عورر کیا سمجھی تھی حیا عماد رشیدہ سب کو قابو کر لیگی میں مزہ چھکاتی ہوں تجھے تو اور ایک تھپڑ رسید کر کے گھر سے باہر نکل گئی ہیں وہ سینٹی عورت ماورا کا جینا حرام کر رہی تھی اگر وہ نہ ہوتی تو شاید کہ سب کچھ ٹھیک ہو چکا ہوتا۔

معیز کے دل میں جو ہمدردی پیدا ہوئی تھی وہ سب پانی کی طرح بہہ گئی تھی کیونکہ خالہ اپنا کام دکھا چکی تھیں انہوں نے کہا کہ یہ دو ٹکے کی لڑکی پتا نہیں کس کس سے چکر ہونگے اسکے تبھی باپ نے بھی بوجھ سر سے اتار دیا پہلے تو وہ سائیڈ لیتا رہا لیکن پھر قائل ہو گیا۔

صبح ۶ بجے ماورا رشیدہ بیگم کو ناشتہ کرا کے اور دوا دے کے کچھ دیر کیلئی بیت لیٹ گئی اور بہت گہری نیند میں چلی گئی جب آنکھ کھلی تو ایک ہنگامہ برپا تھا خالہ اسے لاتیں مار کر اٹھا رہیں تھیں وہ تکلیف سے چلانے لگی اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔ کچھ ہوش آیا تو خبر ہوئی کہ ۱۱ بج رہے ہیں اور رشیدہ بیگم بے ہوش ہیں وہ یکدم اٹھی اور انکا منہ تھپتھپانے لگی امی کیا ہوا اٹھیں۔

عیش پرست عورت اگر میری بہن کو کچھ ہوانا تو میرے ہاتھوں قتل ہو جائیگی تو سمجھی منحوس شکل گم کر اپنی تمہیں کیا ہم نے سونے کیلئی بٹھایا تھا یہاں انکی چیخوں کی آواز سے دوسرے کمرے سے میں آئی بھاگتی یوئی اور تم نے مرنے کیلئی بٹھایا تھا پیچھے کھڑے معیز نے جب حالت دیکھی تو ماورا کو بالوں سے پکڑ کے زمین پہ پٹخا تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہے کونسی بھنگ پی کے سو رہی تھیں وہ چیخ رہا تھا ماورا شدید بخار میں تپ رہی تھی تبھی اسکو آواز بھی نہ آسکی رشیدہ بیگم کی تبھی حیا چیخی بھائی ہٹیں ادھر سے اور امی کو ہسپتال لے کر چلیں فوراً اس کو بعد میں دیکھ لیے گا۔ حیا کو اس میں ماورا کی زرا بھی غلطی نہیں لگی تھی وہ کانپ رہی تھی جس طرح سب ماورا پر برس رہے تھے وہ اپنے آپ پر محسوس کر رہی تھی خالہ اور معیز رشیدہ بیگم کو ہسپتال لے گئے تھے۔

جبکہ حیا وہیں تھی۔ ماورا ہولے ہولے کہہ رہی تھی دیوار سے لگے میں نے جان کے نہیں کیا۔۔۔ خالہ یہ تو مجھے اپنے ماں لگتی ہیں مجھے تو ان سے محبت ہے۔۔۔ مجھے بخار کی شدت تھی اسلئی بے آنکھ نہیں کھل سکی۔۔۔ مجھے مت ماریں وہ یکدم چیخی تھی اس کا دماغ تاریکی کی طرف جا رہا تھا تبھی اسنے دیکھا کہ حیا اس کے گلے لگ گئی تھی آ کے اور بولی تھی

بس بھابھی کچھ نہیں ہوا امی کو مجھے معلوم ہو آپ نے جان کے نہیں کیا بھاڑ میں گئے بھائی اور خالہ مجھے یقین ہے امی بھی آپ سے بدگمان نہیں ہونگی۔۔۔ میں انکی بیٹی ہوتے ہوئے انکے کام نہیں کرتی اور آپ کا کچھ رشتہ بھی نہیں ہے پھر بھی ایک آواز پر حاضر ہوتی ہیں مجھ جیسی اولاد ہے ماں کی تکلیف کا باعث بنتی ہے میں کتنی خود غرض اولاد ہوں.... ماورا کب کہ بے ہوش ہو چکی تھی جبکی حیا اس سے لگی روئے جا رہی تھی۔

ماورا کو جب ہوش آیا تو وہ دیوار سے سر ٹکائے ہوئی تھی اچانک ہی اسے سب کچھ یاد آیا وہ رشیدہ بیگم کے لیے پریشان ہو کر اٹھی لاؤنج میں آئی تو حیا ان کے پیر دبا رہی تھی جبکہ خالہ انکے پاس بیٹھی تھی اور معیز کرسی پر ماورا کے داخل ہوتے ہیں رشیدہ بیگم نے اسے پیار سی دیکھا تھا جیسے انھیں اس اے کوئی شکایت نہ ہو وہ یکدم ہلکی ہو گئی تھی معیز نے جیسے ہی ماورا کو آتے دیکھا اسے طیش چڑھ گیا کیوں آئی ہو یہاں مارنا چاہتی ہو نا میری ماں کو اب میں تمہیں مار دوں گا معیز اٹھا اور اس کا گلا پکڑ لیا وہ مچھلی کی طرح تڑپی معیز زرز چھوڑیں اسکا سانس رک رہا تھا حیا روک رہی تھی معیز کو جبکہ خالہ پر سکون کھڑی اسکی جان نکلنے کے انتظار میں تھیں۔ تبھی رشیدہ بیگم چیخیں معیز کے یکدم ہاتھ کھل گئے ماورا نیچے گری حیا اس کا گلا سہلانے لگی معیز انکی طرف بھاگا وہ صوفے پہ بیٹھیں تھیں اور معیز کو روکنے کیلئے یے اٹھنے کی کوشش میں گر گئی یں تھیں معیز انکو اٹھانے کے لئے ان کے قریب آیا اور ایک زناٹے دار تھپڑ اس کے منہ پہ پڑا رشیدہ بیگم سے بے غیرت! شرم آرہی ہے مجھے تمہیں اپنا بیٹا کہتا ہوئے کیسے مٹی میں ملائی ہے میری تربیت تم نے گھن آرہی ہے مجھے تم سے ایک لڑکی پر اپنے مرد ہونے کا رعب جمانے کیلئے ساری

حدیں پار کر گئے جاہل انسان جب تم اپنی نیندیں اڑا رہے تھے ساری رات وہ بخار میں تپتی ہوئی میرے کام کر رہی تھی اور تم جیسی خود غرض اولاد سے زیادہ فکر کر رہی تھی سو گئی تو میں نے سونے دیا میری طبیعت خراب ہوئی تو تمہیں ہی پکارا تھا میں کیونکہ وہ خود بخار میں تپ رہی تھی لیکن تم نے کونسا میری آواز سن لے جو اس پر چڑھ دوڑ رہے ہو میری حمایت میں خبردار جو اسے ہاتھ بھی لگایا تو ماورا ایک کونے میں پڑی سسک رہی تھی۔

میں مر ہی جاؤں تو اچھا ہے ایسی بد لحاظ اور بے غیرت اولاد سے تو چھٹکارا ملے گا۔ رشیدہ بیگم کا سانس پھول رہا تھا بری طریقے سے۔ ان کا ایک ایک لفظ معیز کے سینے میں نشتر کی طرح چلا تھا وہ ٹھیک ہی تو کہہ رہی تھیں ماں تو اسکی تھیں خیال تو اسے ہونا چاہئیے تھا لیکن وہ ٹرانس کی کیفیت میں باہر نکل گیا تھا جبکہ حفصہ بیگم ہیجانی سی کیفیت میں اپنے بوتیک کی طرف نکل گئی یں تھیں انہیں اپنے سارت پلین فیل ہوتے نظر آرہے تھے وہ اپنے پاگل پن میں اس چیز کی قائل تھیں کی اب ان کا گھر نہیں بسا تو کسی کا بھی بسنے نہیں دینگے چاہے وہ اپنا بھانجا ہی کیوں نہ ہو۔

www.kitabnagri.com

گھر میں صرف حیا رشیدہ بیگم اور ماورا تھی۔
ماورا بالکل خاموش تھی اور تب سے انکے کام خاموشی سے کر رہی تھی جبکہ حیا اپنی ماں کے پیر دباتے دباتے سو گئی تھی۔

معیز اپنے دوست کے گھر چلا گیا تھا یہ ماحول اسے کاٹ کھانے کو دوڑ رہا تھا اگلے دو دن وہ گھر نہیں آیا اسکی ماں ناراض تھی اس سے وہ گھر آیا تو رشیدہ بیگم نے زرا بھی تلخ لہجہ نہ رکھا وہ انکی

اولاد تھی آخر کتنا ناراض رہ لیتیں انھوں نے اسکے معافی مانگنے پر معاف کر دیا تھا اس سب کا یہ فائدہ ہوا کہ معیز نے ماورا کے معاملات میں بولنا ختم کر دیا تھا کیونکہ اسکی ماں کو ماورا سے انسیت تھی باقی سب پہلے جیسا تھا خالہ کے آنے سے گھر میں ہل چل مچ جاتی تھی ورنہ سب نارمل تھا حیا ماورا کے ساتھ مل کر آؤٹنگ پہ بھی چلی جاتی تھی اور دونوں ساتھ مل کر کوکنگ بھی کرنے لگیں تھیں جبکہ رشیدہ بیگم کی طبیعت میں بہتری آنے لگی تھی حیا اور ماورا ماں کا خیال بھی ساتھ مل کر رکھتی تھیں رشیدہ بیگم کے اپنی اولاد سے شکوے ختم ہو گئے تھے وہ چاہتی تھیں کہ معیز ماورا کو قبول کر لے لیکن ذکر نہیں کیا تھا ابھی اس سے۔

ماورا کی آخری امید جو اس نے معیز سے باندھی تھی کہ کبھی نہ کبھی وہ قبول کر لے گا اسے وہ بھی ایک دن خالہ کے آنے سے ٹوٹ گئی جب خالہ نے معیز کو چند ایک لڑکیوں کی تصویریں دکھائی جن میں سے ایک لڑکی معیز کو پسند آگئی حیا اور رشیدہ بیگم کے لاکھ سمجھانے کے باوجود اسنے منگنی کر لی تاکہ وہ بھی ایک نارمل زندگی گزار سکے۔

ماورا خالی سی ہو گئی تھی اب خالہ کی مار پیٹ تانے تشنے اسے کچھ اثر نہیں کرتے تھے وہ خالی خالی نظروں سے خلا میں گھورتی رہتی تھی کسی نے کیا سچ کہا ہے کہ عورت تب تک نہیں ٹوٹتی جب تک اسے امید کی ایک ٹھنھی سی کرن بھی نظر آرہی ہوتی ہے اور جب وہ بھی غائب ہو جائے تو وہ بے بسی کی انتہا پر پہنچ کر ہر احساس سے خالی ہو جاتی ہے ماورا کے ساتھ بھی یہی ہوا تھا۔

حیا معیز کو اس کی حرکتوں پر کوس چکی تھی وہ چھوٹی تھی معیز سے لیکن عقل رکھتی تھی اس نے معیز سے کہا کہ آخر ہمارے باپ کے قتل میں اس لڑکی کا کیا قصور ہے آپ بھلا قبول کیوں نہیں

کر لیتے اسے اس میں کمی ہی کیا ہے اتنی معصوم ہماری ماں کی دل و جان سے خدمت کرتی ہے آپ کی خدمت کرتی ہے میرے کام کرتی ہے جبکہ میں منع بھی کرتی ہوں اسے خالہ کی مار پیٹ کے باوجود کبھی زبان نہیں چلاتی آخر مسئلہ کیا ہے آپ کو اس سے؟ حیا بہت کر کے آج سب کہہ گئی تھی۔

دیکھو حیا مجھے خالہ بہت عزیز ہیں میں انکی کہی بات نہیں ٹال سکتا زندگی نے انھیں بہت دکھ دیے ہیں وہ مجھے بیٹا مانتی ہیں جیسا چل رہا ہے معاملہ ویسا ہی چلنے دو۔ معزز نے یہ تو کہہ دیا تھا لیکن اندر کہیں وہ ندامت اور شرمندگی میں گھر گیا تھا۔

آج چھٹی والا دن تھا سب بیٹھے ٹیبل پہ کھانا کھا رہے تھے ماورا کھانا سرو کر رہی تھی جبکہ خالہ ہر چیز سے بے نیاز معیز کی شادی کے بارے میں باتیں کر رہی تھیں اس چیز سے بے نیاز کے معیز کے دل نے خوبصورت انگڑائی لے لی ہے معیز نے ماورا کے چہرے کی طرف دیکھا وہ بالکل سپاٹ تھا گویا اسے کسی نے کوئی امید نہیں تھی اور نہ ہی معیز کی دوسری شادی سے اسے کوئی فرق پڑتا تھا۔ معیز کو اپنا آپ بہت برا لگا اس وقت کے کیسے احساس مار دیا میں نے اسکا پتہ نہیں میری معافی بھی ممکن ہے یا نہیں۔

ماورا کمرے سے ملحق برآمدے میں بیٹھی تھی تبھی اسے احساس ہوا کہ کوئی پیچھے ہے رشیدہ بیگم آکر اسکے برابر میں کرسی پر بیٹھ گئی تھیں

بیٹا تمہارا کوئی تو ہوگا تم چلی جاؤ یہاں سے بتہ ظلم ہو گیا میری وجہ سے تم پر وہ بولیں۔

نہیں امی آپ نے تو مجھے ماں کی محبت سے نوازا ہے ماورا بولی اسکی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اس بات سے بے خبر کے معیز پیچھے کھڑا انکی گفتگو سن رہا ہے معیز نے دل میں سوچا کہ یہ انسان ہے کون اتنی تکلیف کے باوجود اتنا پرسکون جواب۔

میرا مطلب کے تمہاری ماں باپ بھائی کوئی تو ہوگا۔ وہ

مزید بولیں۔ نہیں امی میری پیدائش پر میری ماں میرے باپ کو چھوڑ کر چلی گئی تھیں پھر پلٹ کر کبھی نہیں پوچھا اور باپ بایر ملک چلا گیا اور بھائی بہن کوئی نہیں ہے۔

ماورا نم آواز سے بولی معیز کے دل کو کچھ ہوا تھا۔ بیٹا ماں کا کچھ تو پتا ہوگا۔ وہ بولیں۔

جی امی برسوں پہلے ابا سے انکے بارے میں پتہ چلا تھا تو انکا پتہ یاد رہ گیا تھا مجھے لیکن اب پتہ نہیں وہ مجھے وہاں ملے یا نہ ملیں۔

بیٹا وہ مل جائیگی تمہیں تم اس جہنم سے چلی جاؤ کیونکہ جو زیادتی مجھ سے حفصہ کے معاملے میں ہوئی تھی اس کے بعد میں کچھ نہیں کہہ پاتی تمہارے حق میں بھی ایک ندامت میں گھری جاتی تھی اور اس کے ہوتے ہوئے معیز بھی کچھ نہیں کر پائے گا فیل حال اس سے یہ فائی دہ ضرور ہوا تھا کہ معیز نے یہ باتیں سن کر دوسری شادی کا فیصلہ ترک کر دیا تھا وہ اب ساتھ نبھانا چاہتا تھا اسکی زندگی میں سے تلخ باتوں اور یادوں اور لوگوں کو اس سے دور کرنا چاہتا تھا۔

اگلے دن ماورا رشیدہ بیگم کو دوا وغیرہ دے کر وہ پتہ ڈھونڈنے نکل آئی تقریباً دو گھنٹے کی محنت کے بعد ماورا اپنے مطلوبہ ایڈریس پر پہنچ گئی تھی وہ ایک بوتیک تھا خوبصورت سا خاصہ پرانا لگ رہا

تھا لیکن مینٹین تھا وہ سوچ رہی تھی کہ اسے اندر جانا چاہیے یا نہیں اتنے سال بعد اپنی ماں یعنی اس بوتیک کی مالکن سے اپنا تعارف کرانا چاہیے؟ اس عورت سے جس نے اسے کم سنی میں ہی چھوڑ دیا تھا وہ ایک ایسی سچویشن میں تھی جہاں آگے پیچھے کھسائی ہی کھائی تھی وہ ہمت کر کے آگے بڑھی شیشے کا دروازہ کھول کر جوں ہی اندر گھسی سامنے کا منظر دیکھ کر غش کھا کے گرنے لگی سامنے خالہ اور معیز کھڑے تھے یہ کس مصیبت میں پھنس گئی ماورا نے سر پہ ہاتھ مارا۔ جبکہ خالہ کا میٹر گھوم گیا ماورا الٹے پیروں وہاں سے بھاگی اور گھر آگئی۔

رشیدہ بیگم کے پاس بیٹھی ماورا گم سم سمبیٹھی تھی اسے معلوم تھا کہ اب شامت آنے والی ہے کہ اچانک دروازہ کھلا اور خالہ اندر داخل ہوئی یں اے لڑکی کیوں آئی یں تھیں تم وہاں بتاؤ میری عزت جا جنازہ نکالنے آئی یں تھیں نا بتاؤ جواب دو مجھ سے بدلہ لینے آئی یں تھیں نہ اپنی تکلیفوں پریشانیوں دکھوں کا زمرہ دار ٹھہرا کر پاگل کرنے آئی یں تھیں تم ہو کون تمہاری اوقات کیا ہے بتاؤ مجھے وہ طیش میں آئی ہوئی تھیں۔ نہیں خالہ میں وہاں کسے سے ملنے آئی تھی وہاں کی مینبر سے۔۔ حیا ابھی ابھی استری کر کے گئی تھی وہاں سے خالہ نے استری اٹھائی اور ماورا کی آہ و زاری دیکھے بغیر اس کے دودھیا ہاتھوں پر استری رکھ دی ایک دلدوز چیخ فضا میں اٹھی تھی رشیدہ بیگم ہڑبڑا کے اٹھی تھیں دوسرے کمرے سے معیز اور حیا بھاگتے ہوئے آئے تھے سامنے کا منظر دیکھ کر معیز حواس باختہ ہو گیا جبکہ رشیدہ بیگم چلا رہی تھیں حفصہ آخر کب تک تمہارا یہ پاگل پن چلتا رہے گا مانا کہ زیادتی ہوگئی تھی ہم سے لیکن اب جو تم کر رہی ہو وہ حد سے تجاوز کر رہا ہے۔ نکل جاؤ

میرے گھر میں کہا جاؤ یہاں سے نفرت ہو رہی ہے مجھے تم سے حفصہ گھر سے چلے گئی تھی اپنی کیفیت میں وہ سخت ناراض ہو کہ گئی تھی۔

معیز ماورا کہ پاس بیٹھا اس کا منہ تھپتھپا رہا تھا گر کر بے ہوش ہونے کے باعث ماورا کے سر سے خون بہہ رہا تھا فی وقت اسے ہوش میں لانا تھا ورنہ خطرہ ہو سکتا تھا رشیدہ بیگم بھی نیچے آ بیٹھی تھیں البتہ وہ کچھ اپنی کیفیت اور کچھ ماورا کو دیکھ کر شدید تکلیف میں تھیں معیز اس کے ہاتھ سہلا رہا تھا جبکہ حیا پانی ڈال رہی تھی اس کے منہ پر... اچانک ماورا نے آنکھیں کھولیں معیز کو یکدم سکون آیا تھا اس کیفیت پر وہ خود حیران تھا اس نے خود سے سوال کیا۔ کیا مجھے ماورا سے ---؟ آگے وہ سوچنا نہیں چاہتا تھا... کچھ بھی تھا وہ احساس بہت خوبصورت تھا معیز کیلئے... ماورا نے یکدم جو آنکھیں کھولیں وہ کہہ رہی تھی... میں وہاں مینجر سے ملنے آئی تھی ماورا بے خیالی کی کیفیت میں تھی--- تو گھبرا کے پہلے معیز سے ہاتھ چھڑایا معیز نے ماورا کو سہارا دے کے اٹھانا چاہا تو وہ چیخی دور ہٹیں مجھ سے اور رشیدہ بیگم سے لپٹ کے روپڑی۔ معیز کے ارمان کرچی کرچی ہوئے تھے لیکن پھر اس نے خود کو سنبھال لیا تھا کہ جو میں نے ماورا کے ساتھ کیا ہے وہ اس سے بھی زیادہ ہے--- کچھ بھی کرو ماورا تمہیں تو میں اپنا کہ رہوں گا تمہارے لاکھ نہ چاہنے کہ باوجود--- تم سے ہر تکلیف کو دور لے جاؤں گا۔ وہ ماورا کو مسلسل روتا دیکھ رہا تھا پھر معیز حیا کے ساتھ اسے ہسپتال لے آیا اسے پانچ ٹانکے آئے تھے سر میں اور ہاتھ پر دوائی لگائی تھی ڈاکٹر نے۔ وہ لوگ پھر گھر آگئے تھے۔

معیز اپنے کمرے میں لیپ ٹاپ کھولے بیٹھا تھا وہ ابھی بھی صبح والے واقعہ کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ ماورا تو اپنی ماں کو ڈھونڈنے نکلی تھی یہ بوتیک کیسے پہنچ گئی معیز کے دماغ نے اچانک انہونی کی خبر دی تھی ساری گھتیاں سلجھنے لگ گئی تھیں اسے سمجھ آرہا تھا سب کیوں ماورا کہ باپ نے اس کے باپ کا قتل کیا تھا یہ چکر اسی لیے بار بار اس کے ذہن میں گھوم رہا تھا یہ ایک گہری کہانی تھی جو معیز کے ذہن میں سلجھ چکی تھی۔۔۔ اگر خالہ ہی ماورا کی ماں ہوئی تو سب واضح ہو جاتا ہے کہ ماورا کہ باپ نے میرے باپ کو اسلئیے قتل کیا کیونکہ آج سے بیس سال پہلے میرے باپ نے اسکا ہنستا ہنستا گھر تباہ کیا تھا یعنی کے قتل کی قصور وار ماورا نہیں بلکہ خالہ ہیں لیکن نہیں خالہ بھی قصور وار نہیں ہیں وہ تو وقت کے آگے مجبور ہو گئی تھیں دولت کی ہوس چڑھ گئی تھی ایک بچی کے ہوتے ہوئے طلاق لے لی اور پھر منہ کی کھائی

وہ اپنے آپ سے باتیں کر رہا تھا معیز یکدم سب سمجھ گیا تھا اسے ماورا سے بات کرنی ہے ابھی کے ابھی وہ جانتا تھا کہ ماورا کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے لیکن اس پر جنون سوار تھا وہ ماورا کو بتانا چاہتا تھا اس سے بات کرنا چاہتا تھا وہ اپنے کمرے سے اٹھ کر برابر کمرے کی طرف آیا جہاں رشیدہ بیگم اور ماورا تھیں حیا دوسرے کمرے میں تھی

معیز کمرے میں داخل ہوا مدھم سی نائیٹ بلب کی روشنی تھی رشیدہ بیگم بیڈ پر لیٹی تھیں معیز کے مطابق ماورا کو ان کے برابر میں ہونا چاہئیے تھا لیکن وہ وہاں نہیں تھی وہ گھبرا گیا ذرا آگے چلا تو ہلکی سی آواز آرہی تھی۔

مجھے مت مارو میرا کوئی قصور نہیں ہے میں تو کسی سے ملنے آئی تھی۔۔۔"

اماں بی مجھے لے جائی یں اماں بی میں آپکی ماورا۔۔۔ آہسہ خالہ مت ماریں کوئی
ہے۔۔۔۔۔

ماورا کی اچانک آنکھ کھل گئی تھی وہ سہمی ہوئی تھی پچھلے ایک مہینے سے معیز نے اسے روتے ہوئے نہیں دیکھا تھا اب بھی وہ سپاٹ چہرہ لئیے ادھر ادھر دیکھ رہی تھی معیز پر نگاہ پڑی تو سہم کر پیچھے ہوئی

مجھے مت مارو پلیز مجھے جانا ہے یہاں سے مجھے بچاؤ پلیز سب مار دیں گے مجھے۔۔۔

اور معیز نے ماورا کے تپتے لرزتے کانپتے وجود کو نرمی سے گلے لگا لیا تھا۔۔۔

شششش بسس چپ ہو جاؤ کوئی کچھ نہیں کہہ رہا۔۔۔ سمجھ آئی۔۔۔ میں ہوں تمہارے پاس کوئی ہاتھ بھی نہیں لگا سکتا اب میری بیوی کو منہ نوچ لوں گا جس نے بھی جرات کی۔۔۔

ماورا پوری قوت سے اس کے حصار میں مچل گئی

ہٹیں دور ہٹیں مجھ سے آپ بھی ماریں گے مجھے سب مارتے ہیں دور ہوں مجھ سے

وہ مسلسل تگ و دو کر رہی تھی کسی مچھلی کی طرح اسکی گرفت سے نکلنا چاہ رہی تھی معیز نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسکی کوشش کو روکنا چاہا تو ماورا سسکی نکلی اندھیرے میں معیز نے اس کے جلے ہوئے ہاتھ پہ دباؤ ڈال دیا تھا وہ کراہ اٹھی تھی معیز کی آنکھ سے ایک آنسو نکل کر ماورا کے چہرے پر گرا تھا ماورا ساکت رہ گئی تھی پھر معیز نے اس کے جلے ہوئے ہاتھ پر اپنے لب رکھ دیے تھی ماورا عجیب سی کیفیت کا شکار تھی اس نے اپنے وجود کو ڈھیلا چھوڑ دیا اسکا سر معیز کے کندھے سے جا لگا معیز نے اچانک محسوس کیا وہ رو رہی تھی آنسوؤں سے۔۔۔ اس نے نرمی سے ماورا کا سر تھپکنا شروع کر دیا۔۔۔۔ وہ اس سے لگی رو رہی تھی۔

شششش بس اب نہیں رونا ورنہ میں بھی رونا شروع کر دوں گا۔۔۔ معیز نے اسے چپ کرانا چاہا تھا وہ روئے جا رہی تھی برسوں بعد کوئی سائی بان ملا تھا جسے اس کے آنسو تکلیف دے رہے تھے جسے اسکی لگی چوٹ سے بھی تکلیف ہو رہی تھی یہ چند احساسات تھے جو اسکی آنکھیں بھگوئے جا رہے تھے۔ معیز نے اس سے بات کرنے کا فیصلہ صبح پر چھوڑ دیا تھا ابھی وہ اس حالت میں نہیں تھی۔۔۔ وہ سوگئی تھی۔ معیز اسے وہیں چھوڑ کر اٹھ کر اپنے کمرے میں چلا آیا۔

ماورا صبح اٹھی تو رشیدہ بیگم ناشتہ کر رہی تھیں جو حیا نے بنایا تھا اس نے اٹھنے کی بمشکل کوشش کی بیٹا لیٹی رہو حیا ہے کچن میں تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔ اچانک حیا داخل ہوئی کمرے میں بھا بھی ناشتہ کر لیں وہ چائے لائی تھی حیا کیلئی یہ اور یہ بھائی دوائی لائی ہیں ناشتہ کر کے کھالیں۔

حیا کے منہ سے معیز کا ذکر سن کر ماورا کو رات والا واقعہ یاد آگیا اسے حیرت ہوئی کہ کب معیز اسکے پاس سے اٹھ کر گیا اسے اپنی بے خودی پر شرمندگی ہوئی کہ کیا ضرورت تھی اتنا زبردست ری ایکٹ دینے کی۔

معیز کہاں ہیں؟ ماورا نے پوچھا تھا۔

کسے ضروری کام سے گئے ہیں آتے ہی ہوں گے۔

شام میں ماورا لائونج میں بیٹھی معیز کا انتظار کر رہی تھی کہ اچانک دروازہ کھلا اور معیز اندر داخل ہوا اور اندر آکر شرماتی ہوئی ماورا کے برابر آکے بیٹھ گیا۔

کوئی کام تھا؟ معیز نے پوچھا۔

نہیں وہ آپ رات کو آئے تھے اور بات نہیں ہو سکی تھی آپ سے۔۔۔ کوئی کام تھا؟ ماورا نے اسی کے انداز میں بمشکل ٹوٹے پھوٹے لفظوں میں الٹی سیدھی بات کر دی تھی اور کہہ کہ وہ خود پچھتائی تھی۔ معیز مسکرایا تھا۔

www.kitabnagri.com

ہاں مجھے تم سے بات کرنی تھی یہ بتاؤ کہ کل بوتیک کیوں آئی ہیں تھیں۔۔۔ وہ پھر رونے کیلئے تیار تھی میں اب بھی قائم ہوں اپنی بات پہ میں وہاں کی مینیجر سے ملنے آئی تھی آپ کو کیوں یقین نہیں آتا میں خالہ کی بے عزتی کرنے نہیں آئی تھی۔ ماورا بولتی چلی گئی۔

ماورا میں نے یہ تو نہیں کہا مجھے پتا ہے کہ تم وہاں مینیجر سے ملنے آئی ہیں لیکن وہاں مینیجر تو خالہ ہیں۔۔۔۔

ماورا کو انہونی کی خبر ہوئی تھی۔۔۔۔۔ نہیں میرے پاس ۵ سال پرانا پتہ ہے۔۔۔۔۔ شاید اب مینیجر بدل دی گئی ہوں ماورا بولی۔

خالہ وہاں ۱۵ سال سے کام کر رہی ہیں ماورا پر پہاڑ آکے گرا تھا۔

مطلب۔۔۔۔۔

ہاں ماورا مطلب کے خالہ ہی تمہاری ماں ہیں کیونکہ تم وہاں اپنی ماں سے ملنے گئی تھیں میں نے امی کے ساتھ تمہاری گفتگو سن لی تھی۔

ماورا کا سر چکرا رہا تھا یہ کیسا امتحان ہے ایسا کیسے ہو سکتا ہے ایک ایسی عورت جس کو میرے وجود سے نفرت ہے وہ میری ماں کیسے ہو سکتی ہے۔

اسی شش و پنج میں ماورا کو چھوڑ کر معیز کمرے میں آگیا۔

شام کو ماورا گملے کے پاس جو عین سیڑھیوں کے پاس تھے کھڑی پھولوں کی مہک اپنے اندر اتار رہی تھی اور کڑیاں ملا رہی تھی اور ہر طرف سے کڑیاں خالہ کو اس کی ماں بنانے کی حامی تھیں اور یہ چیز اسے کھائے جارہی تھی کہ کیا اس طرح اسکی ماں کو اس سے ملوانا تھا تقدیر نے۔ وہ بہت احتیاط سے کھڑی تھی کیونکہ سیڑھیوں کی ریلنگز نہیں تھیں جدید طرز کی بنی ہوئی تھیں وہاں کھڑا ہونا خطرے سے خالی نہیں تھا لیکن وہ پھر بھی عین کونے پر کھڑی تھی نا جانے کیوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کو احساس ہی نہ ہوا کب کون اس کے پیچھے آکھڑا ہوا۔۔۔ خالہ ماورا کو وہاں دیکھ کر پاگل پن کو دبا نہ سکیں اور اس کے قریب چلی آئی تھیں ان کے ناپاک ارادے عروج پر آرہے تھی ماورا خیالوں میں کھوئی کھڑی تھی معیز نیچے ماورا کو ناپا کر وہاں آیا تھا اور نیچے دروازے پر کھڑا تھا۔۔۔ صرف ایک سیکنڈ لگا تھا صرف ایک سیکنڈ اور خالہ نے پوری قوت سے ماورا کی کمر پر زور لگایا ماورا کیلئی یہ سب اچانک تھا وہ سنبھل نہ پائی اور ایک دل دوز چیخ فضا میں گونجی تھی جو موت کو سامنے دیکھ کر نکلتی ہے اور بجلی کی سی تیزی سے معیز چیتا ہوا اسکی طرف آیا لیکن کوئی فائی وہ نہیں ہوا ماورا کا سر سیڑھی کے کونے سے لگا تھا ایک فوارا بہہ نکلا اور ماورا سیڑھیوں پر لڑکتی چلی گئی۔۔۔

کیا تم نے کبھی روح کے نکلنے کی آواز سنی ہے؟ وہ چیخوں سے بھی زیادہ خطرناک ہوتی ہے۔

معیز نے ایک دل خراش منظر دیکھا۔۔۔ عین وسط میں ماورا بے سدھ پڑی تھی اور چاروں طرف خون تھا۔۔۔ وہ دیوانہ ہو گیا تھا وہ خالہ کو جھنجھوڑ رہا تھا۔۔۔

پاگل عورت کیا کر رہی ہو؟ اپنی بیٹی کو بے موت مار رہی ہو۔۔۔ کیا ہو تم بتاؤ مجھے کوئی سنی پاگل عورت بھی اپنی اولاد کو ایسے بے دردی سے نہیں مارے گی۔۔۔ وہ ہانپ رہا تھا۔۔۔ جبکہ خالہ جو کل سے اپنے آپ پر عیاں ہونے والے راز سے کترا رہیں تھیں اسکی تصدیق معیز نے کر دی تھی۔۔۔

نہیں تم جھوٹ بول رہے ہو وہ میری بیٹی نہیں ہے وہ کیسے میری بیٹی ہو سکتی ہے۔۔۔ اگر بیٹی ہوتی تو میں کیسے مار سکتی ہوں اسے۔۔۔ نہیں۔۔۔ نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔ نہیں ںںں۔۔۔ وہ ہیجانی کیفیت

میں اپنا دل پکڑ کر بیٹھتی چلی گئی شاید اسی لمحہ انکی جان نکلنے کا وقت آگیا تھا۔۔۔ معیز کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا وہ نیچے بھاگا اوپاگلوں کی طرح دوڑ لگا دی لیکن ماورا بے سدھ پڑی اٹکتی ہوئی سانسیں لے رہی تھی اس نے ماورا کا سر اپنی گود میں رکھا تھا وہ اٹک اٹک کر سانس لے رہی تھی۔۔۔ مجھے معاف کر دو ماورا آنکھیں کھولو میں تمہارے ساتھ زندگی گزارنا چاہتا ہوں تمہیں خوش دیکھنا چاہتا ہوں ایسے کیسے تم منہ موڑ رہی ہو زندگی سے اٹھو۔۔۔ وہ رورہا تھا چلا رہا تھا۔۔۔ ماورا نے یکدم آنکھیں کھولی تھیں۔۔۔ معیز کی ساری حسیات یکدم جاگی تھیں وہ کچھ بولنا چاہ رہی تھی معیز نے کان اس کے منہ کے قریب کیا۔۔۔

م۔۔۔ عیز۔۔۔ کلکاشش آپپ مجھے ے ے نہ بتاتے کہ۔۔۔ کہ وہ ہ ہ عورت
...می۔۔۔ میر۔۔۔ میری ماں ہے۔۔۔ تو شاید اتنی تکلیف نہ ہو۔۔۔ ہوتی مممیری جاان نکلنے میں
ایک آنسو اس کے گال پر بہا ایک ہچکی آئی اور ایک ہی جھٹکے سے گردن ڈھلک گئی معیز چیختا
چلاتا اور اس کے وجود کو ہلاتا رہ گیا کہ زندگی کی کوئی تو رفق نظر آئے مگر ناچار۔۔۔ ماورا کی روح
قفسِ عنصری سے پرواز کر چکی تھی۔
www.kitabnagri.com

ختم شد

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com